باب **4**

مذہبی اور سیاسی تحریکیں

سوال: ہندوؤں کی مذہبی اور سیاسی بیداری کے اسباب تحریر کیجیے۔

جواب:

ہندوؤں کی مذہبی اور سیاسی بیداری کے اسباب

برصغیر پاک و ہند میں ہندوؤں کی سیاسی اور مذہبی بیداری کے اسباب مندرجہ ذیل تھے:

1-انیسویں صدی کی مسلم تحریکیں:

انیسویں صدی میں جنگ آزادی کے بعد سرسید احمد خان نے تحریک علی گڑھ شروع کی جو بعد ازاں برصغیر میں مسلم قومیت کی علامت بن گئی۔ تحریک علی گڑھ کے خطوط پر مسلمانوں نے ملک کے دوسرے شہروں میں بھی تعلیمی ادارے اور کئی انجمنیں قائم کیں جنہوں نے مسلمانوں کی تعلیمی، ثقافتی، مذہبی اور سیاسی ترقی کے لیے اقدامات کیے۔ ان میں انجمن حمایت اسلام لاہور نمایاں تھی۔ علاوہ ازیں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور سائنٹیفک سوسائٹی نے بھی مسلم قومیت کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مذہبی فرنٹ پر مسلمان علمائے کرام نے دار العلوم دیو بند، ندوۃ العلماء، لکھنؤ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی بنیاد رکھی۔ ہندوؤں نے بھی مسلم قوم کا مقابلہ کرنے کے لیے کئی مذہبی تحریکیں مثلاً برہمو سماج، آریہ سماج اور شدھی وغیرہ شروع کیں۔

2- بھگتی تحریک:

بھگتی تحریک کا مقصد ہندومت کی اصلاح تھا۔ ہزاروں سالوں سے ہندومت ذات پات، بتوں کی پوجا اور بیوہ عورتوں کی ستی جیسی کئی رسمیں اپنے ماتھے پر سجائے ہوئے تھا۔ ہندو اصلاح پسندوں نے بھگتی تحریک کے خطوط پر کئی مذہبی تحریکوں کا آغاز کیا۔ مثلاً راجہ رام موہن رائے نے برہمو سماج کی بنیاد رکھی اور دیانند سرسوتی نے آریہ سماج جیسی متعصب ہندو تحریک کا اجراء کیا۔

3-عیسائی پادریوں کی سرگرمیاں:

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد حکومت نے عیسائی مشنریوں کی تبلیغ کرنے کی کھلی چھٹی دے دی۔ اس کے ردِعمل کے طور پر ہندوؤں میں مذہبی اور سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔ سکھوں میں سنگھ سبھا تحریک بھی عیسائی مشنری کا ردِعمل تھا۔

4-پریس کا فروغ:

انیسویں صدی میں پریس کو بہت فروغ حاصل ہوا جس کے نتیجے میں برصغیر میں کئی اخبارات کا اجراء کیا گیا اور ہزاروں کتب شائع کی گئیں۔ چنانچہ افکار و نظریات کے فروغ سے ہندوؤں میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔

5- حکومت میں شرکت:

برطانوی حکومت نے برصغیر میں کئی آئینی اصلاحات کیں۔ انڈین کونسلز ایکٹ 1861ء، کونسلز ایکٹ 1892ء، منٹو مارلے اصلاحات 1909ء، مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات 1919ء اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء نے ہندوستانیوں کو مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں نمائندگی دی۔ اس سے مقامی لوگوں میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔

6-انڈین نیشنل کانگرس کا قیام:

1885ء میں انڈین نیشنل کانگرس کے قیام سے مقامی لوگوں بالخصوص ہندوؤں کو سیاسی پلیٹ فارم مل گیا۔ رفتہ رفتہ اس پر ہندوؤں نے

اپنا قبضہ جمالیا۔ کانگرس نے ہندوؤں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

7- ذرائع آمدورفت کی ترقی:

انیسویں صدی میں انگریزوں نے برصغیر میں ریلوے، ڈاک اور تار کا نظام قائم کیا۔ ان سے ذرائع آمدورفت کو ترقی حاصل ہوئی اور لوگوں میں رابطے بڑھے۔ نقل و حمل کے ذرائع میں ترقی سے انڈین نیشنل کانگرس اور آل انڈیا مسلم لیگ ملکی سطح کی جماعتیں بن گئیں۔

8- مغربی تعلیم کا اثر:

برصغیر میں انگریزی زبان کو فروغ حاصل ہو جانے سے ہزاروں انگریزی کتب کا ترجمہ مقامی زبانوں میں کیا گیا۔ اس سے مقامی لوگوں نے مغربی تعلیم کے اثرات کو قبول کیا۔ ان میں مذہبی اور سیاسی بیداری پیدا ہو گئی۔

9- امتیازی قوانین کا ردِعمل:

انگریزوں نے برصغیر میں یورپی افراد کو ممتاز مقام دینے کے لیے امتیازی قوانین بنائے۔ اس کے ردِعمل کے طور پر مقامی لوگوں میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔

سوال: ہندو تحریک برہمو سماج کے بارے میں تفصیل سے بیان کیجیے۔

جواب:

ہندوؤں کی مذہبی و سیاسی تحریکیں

برصغیر میں ہندوؤں نے ہندومت کے فروغ اور اپنے سیاسی مفادات کو تحفظ دینے کے لیے جو مذہبی اور سیاسی تحریکیں شروع کیں اور جماعتیں قائم کیں، ان میں سے درج ذیل نمایاں ہیں:

1- برہمو سماج:

برہمو سماج تحریک کا بانی راجہ رام موہن رائے تھا۔ وہ ایک روشن خیال بنگالی ہندو تھا۔ اس نے اپنی ابتدائی تعلیم عظیم آباد کے مدرسہ سے حاصل کی۔ رام موہن نے عربی فارسی زبانوں اور دیگر اسلامی علوم پر دسترس حاصل کی اور بائبل کا مطالعہ بھی کیا۔ اس طرح وہ خدا کی وحدانیت کا قائل ہو گیا اور اس نے بت پرستی کی مخالفت کی۔ راجہ رام موہن رائے نے 1830ء میں برہمو سماج کی بنیاد رکھی۔ اس تحریک کا مقصد ہندومت کی اصلاح کرنا تھا۔ برہما سبھا میں صرف برہمن شرکت کرتے تھے اور وید پڑھے جاتے تھے۔ رام موہن 1830ء میں مغل بادشاہ اکبر شاہ ثانی کے قاصد کی حیثیت میں انگلستان گیا اور دو برس کے بعد 27 ستمبر 1832ء کو وہیں وفات پائی۔ رام موہن کی وفات کے بعد دیوندرا ناتھ برہمو سماج کا پردھان اچاریہ اور کشیب کو اچاریہ مقرر کیا گیا۔ دیوندرا ناتھ نے مبلغوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک ادارہ ٹیٹوا بودھنی قائم کیا۔ علاوہ ازیں اس نے ایک رسالہ انڈین مررز نکالا جس سے برہمو سماج کے عقائد کی اشاعت ہوئی۔

بھارت ورتہ برہمو سماج کا قیام:

کچھ عرصہ بعد دیوندرا ناتھ ٹیگور اور کشیب چندر سین کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے۔ کشیب نے علیحدگی اختیار کر کے ورتہ برہمو سماج کی بنیاد رکھی اور دعاؤں کی کتاب مرتب کی۔ اس نے ہفتہ کی بجائے اتوار کو عبادت کا دن قرار دیا۔ ورتہ برہمو سماج میں بچپن کی شادی کی مخالفت کی گئی۔

برہمو سماج کے چیدہ چیدہ اصول:

برہمو سماج کے چیدہ چیدہ اصول مندرجہ ذیل تھے:

1- خدا کی وحدانیت پر یقین
2- بت پرستی کی مخالفت
3- جنت و دوزخ کا کوئی وجود نہیں
4- نیک اعمال ہی نجات کا ذریعہ ہیں
5- رسم ستی اور زیادہ شادیوں کی مخالفت
6- مسئلہ آواگان اور کرما سے انکار
7- تمام وید الہامی کتابیں ہیں۔
8- توہم پرست رسومات کی مخالفت

9- سادہ اصولوں پر ہندو معاشرے کے قیام کا مقصد

کشیب چندر سین کی خدمات:

راجہ رام موہن رائے کی وفات کے بعد وبندرا ناتھ ٹیگور اور کشیب چندر سین نے برہمو سماج کی باگ ڈور سنبھالی مگر وقت گزرنے کے ساتھ دونوں میں نظریاتی اختلافات پیدا ہو گئے جس کے نتیجے میں 1867ء میں کشیب چندر سین نے علیحدگی اختیار کی اور بھارت ورش سبھا کی بنیاد رکھی۔ کشیب چندر سین مذہبی لحاظ سے مستقل مزاج نہ تھا' وہ کبھی توحید پرست بن جاتا اور کبھی کٹر ہندو کا روپ اختیار کر لیتا تھا۔ اس نے عیسائیوں کے نظریہ تثلیث کا پرچار بھی کیا۔ اس نے اتوار کو عبادت کا دن قرار دیا۔ اس نے 1884ء میں وفات پائی۔

سوال: تھیوسوفیکل سوسائٹی پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

تھیوسوفیکل سوسائٹی

مادام بلواسکی اور کرنل الکاٹ نے 1875ء میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کی بنیاد امریکہ میں رکھی۔ چھ سال بعد 1879ء میں دونوں برصغیر میں آ گئے اور مدراس کے قریب ادیار میں سوسائٹی کا مرکز قائم کیا۔ 1899ء میں مادام اینی بیسنٹ نے بھی سوسائٹی میں شمولیت اختیار کی اور ملک کے تمام بڑے شہروں میں اس کی شاخیں قائم کر دیں۔ اس سے سوسائٹی کو عوام میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ اینی بیسنٹ نے بنارس میں ایک سنٹرل ہندو سکول بھی قائم کیا جس کو بعد ازاں بنارس یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی کا مقصد ہندوستان کے قدیم مذاہب' ہندومت' بدھ مت' جین مت اور زرتشت کا احیاء کرنا تھا۔ درحقیقت اینی بیسنٹ تمام مذاہب کو ہندومت کے ساتھ جوڑ کر' اسلام کے خلاف ایک متحدہ مذہبی محاذ تشکیل دینا چاہتی تھی۔ یہ تحریک اسلام کو برصغیر سے نکالنے کی خواہش مند تھی۔

سوال: آریہ سماج پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔ اس نے برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں کیا کردار ادا کیا؟ (2000ء)

جواب:

آریہ سماج

آریہ سماج ایک متعصب ہندو تحریک تھی جس کی بنیاد 1875ء میں سوامی دیانند سرسوتی نے رکھی۔ دیانند کا اصل نام مول شنکر تھا اور وہ کاٹھیاواڑ کا رہنے والا تھا۔ دیانند بت پرستی کا مخالف اور ویدوں کی تعلیم عام کرنے کا حامی تھا۔ اس نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں آریہ سماج تحریک کے اُصول قلمبند کیے۔ 1877ء میں وہ لاہور آ گیا۔ دیانند نے 1883ء میں وفات پائی۔

آریہ سماج کی تعلیمات:

آریہ سماج تحریک کے اہم اُصول مندرجہ ذیل تھے:

1- بت پرستی کی مخالفت
2- بچپن میں شادی' رسم ستی اور گائے ذبح کرنے کی مخالفت
3- خدا کی وحدانیت پر اعتقاد
4- خدا کی عبادت بتوں کے ذریعے نہیں بلکہ براہ راست کرنی چاہیے۔

شدھی تحریک:

دیانند سرسوتی نے ہندوستان کو مسلمانوں اور عیسائیوں سے پاک کرنے کے لیے یا مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانے کے لیے شدھی تحریک کی بنیاد ڈالی۔ دیانند کا نعرہ تھا کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لیے ہے۔ شدھی کا مطلب مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانا تھا۔ اس مقصد کے لیے کسی مسلمان کو پنج رتن کھلایا جاتا تھا۔ پنج رتن گائے کے دودھ' دہی' مکھن' گوبر اور پیشاب کے آمیزے پر مشتمل ہوتا تھا۔

گئو رکھشا سبھا:

دیانند نے گاؤکشی کے خلاف گئو رکھشا سبھا نامی تنظیم قائم کی۔ اس کا مقصد گائے کی حفاظت کرنا اور گائے کا گوشت کھانے والوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا تھا۔ اس تنظیم نے برصغیر میں ہندو مسلم نفرت میں اضافہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

سوال: پرارتھنا سماج کا بانی کون تھا؟اس تحریک کی تعلیمات کیا تھیں؟

جواب: **پرارتھنا سماج**

پرارتھنا سماج کی بنیاد ڈاکٹر آتمارام پانڈورنگ نے رکھی۔ یہ ایک ہندو تحریک تھی جس کے افکار ونظریات برہمو سماج سے مماثلت رکھتے تھے۔اس تحریک کا مقصد ہندو معاشرے کی اصلاح اور بہتری تھا۔ پرارتھنا سماج کے تحت بے سہارا عورتوں اور لاوارث بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے ادارے بنائے گئے۔ پرارتھنا سماج کی تعلیمات مندرجہ ذیل تھیں:

1- بت پرستی کی مخالفت
2- ذات پات پر تنقید
3- جدید علوم کی ترویج اور اشاعت
4- سنسکرت کی بجائے مقامی زبانوں مثلاً مرہٹی اور گجراتی میں دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھنا۔

ڈاکٹر آتمارام نے تمام عمر مسلمانوں کی مخالفت کی اور عیسائیت کی کچھ تعلیمات کا اثر قبول کیا۔ وہ مسلمانوں کو ملیچھ کہتا تھا۔ ڈاکٹر آتمارام نے 1898ء میں وفات پائی۔

سوال: انڈین نیشنل کانگرس کے قیام کے اسباب تحریر کریں۔ (1999ء)

☜ **انڈین نیشنل کانگرس کیونکر معرض وجود میں آئی؟ اس سے متعلق بڑے بڑے مسلمان رہنماؤں کی پالیسی واضح کیجیے۔** (2002ء)

جواب: **انڈین نیشنل کانگرس**

کانگرس کے قیام کے اسباب:

انڈین نیشنل کانگرس کے قیام کے اسباب مندرجہ ذیل تھے:

برطانوی حکومت کا مفاد:

برطانوی حکومت کو 1857ء کی جنگ آزادی کا تلخ تجربہ تھا۔ وہ مقامی باشندوں کے جذبات کو کنٹرول میں رکھنا چاہتی تھی۔ یورپ میں ہونے والی سیاسی تبدیلیوں کے پیش نظر حکومت نے ہندوستان میں آئینی اصلاحات کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور انڈین کونسلز ایکٹ 1861ء کے تحت لیجسلیٹو کونسل میں مقامی ارکان کی شمولیت کے دروازے کھول دیئے تھے۔ بعدازاں اے او ہیوم نے انڈین نیشنل کانگرس کے قیام کے لیے جو اقدام کیا' اس کو حکومت کی حمایت حاصل تھی۔ کانگرس کے قیام کا ایک بڑا فائدہ یہ تھا کہ اس سے حکومت کو مقامی لوگوں کے مسائل اور مطالبات کا علم ہو جاتا تھا۔

مقامی صحافت کا کردار:

انیسویں صدی میں پریس کی ترقی نے ہندوستان میں اخبارات و جرائد کی اشاعت کو ممکن بنا دیا۔ اس کے نتیجہ میں پیسہ اخبار کی طرح کئی مقامی اخبار شائع ہونا شروع ہو گئے۔ ان جرائد اور اخبارات نے لوگوں میں سیاسی شعور بیدار کیا اور ان کو قومی و بین الاقوامی مسائل سے روشناس کروایا۔ لوگوں کو اپنے فرائض کے ساتھ ساتھ حقوق سے بھی آگاہی ہوئی۔

سیاسی و مذہبی و معاشرتی تحریکیں:

جنگ آزادی کے بعد ہندوؤں نے انگریزوں کی مدد سے ملک میں سیاسی اور معاشی بالادستی قائم کرنے کی کوشش کی۔ تاہم سرسید احمد خان نے علی گڑھ تحریک کے ذریعے مسلم قوم کو تعلیم یافتہ بنا کر اور ان میں سیاسی شعور بیدار کر کے ہندوؤں کے مذموم عزائم کو ناکام بنا دیا۔ سیاسی مسابقت کے خطوط پر ہندوؤں نے مسلمانوں اور عیسائیوں کو ملک سے نکالنے کے لیے برہمو سماج' آریہ سماج' پرارتھنا سماج اور تھیوسوفیکل سوسائٹی جیسی تحریکوں کا آغاز کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے انڈین نیشنل کانگرس پر بھی اپنی اجارہ داری قائم کر لی۔ درحقیقت انڈین نیشنل کانگرس کا قیام بھی

انگریزوں اور ہندوؤں کے مشترکہ مفادات کا آئینہ دار تھا۔

ہندوستان کا تعلیم یافتہ طبقہ:

انیسویں صدی میں جنگ آزادی کے بعد انگریزوں نے برصغیر میں جدید علوم کی تعلیم کا رواج عام کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں نے علی گڑھ، بنارس، کلکتہ، بمبئی، حیدر آباد اور لاہور میں قائم کردہ کالجوں کے ذریعے جدید علوم کی تعلیم حاصل کی۔ ان میں سے اکثر مقامی افراد انگلستان جا کر قانون کی تعلیم سے بہرہ ور ہوئے۔ اس طرح برصغیر میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ پیدا ہو گیا جو کہ سیاسی شعور رکھتا تھا۔ اس طبقہ نے انڈین نیشنل کانگرس کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔

البرٹ بل:

1883ء میں لارڈ رپن کی حکومت نے البرٹ بل پیش کیا جس کا مقصد مقامی ججوں کو گورے ججوں کے مساوی اختیارات دینا تھا۔ مگر یورپین آبادکاروں کی مخالفت کے باعث یہ بل مسترد کر دیا گیا۔ اس بل کو ناکام بنانے میں گوروں کی ڈیفنس کمیٹیوں اور ایجی ٹیشن سے ہندوستانیوں کو تنظیموں کی اہمیت کا علم ہوا۔ انڈین نیشنل کانگرس کا قیام اسی شعور کا نتیجہ تھا۔

معاشی بحران:

انگریزوں کے لیے ہندوستان ایک سونے کی چڑیا کا درجہ رکھتا تھا۔ انہوں نے انیسویں صدی میں اسے جی بھر کر لوٹا۔ اس کے نتیجہ میں مقامی لوگ معاشی لحاظ سے بدحال تھے۔ معاشی بدحالی نے لوگوں کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔ وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے کوئی مؤثر پلیٹ فارم چاہتے تھے۔ کانگرس نے ان کو یہ پلیٹ فارم مہیا کر دیا۔

سوال: انڈین نیشنل کانگرس کے قیام کے کیا مقاصد تھے؟ اس کا قیام کیسے عمل میں آیا؟

جواب:

کانگرس کا قیام:

انڈین نیشنل سروس کے ایک ریٹائر انگریز اے او ہیوم نے 1885ء میں انڈین نیشنل کانگرس قائم کی۔ یہ ہندوستان کی پہلی سیاسی جماعت تھی جس کے قیام کا مقصد انگریز حکومت کے خلاف ہندوؤں کے جذبات کی تصعید کرنا تھا۔ اے او ہیوم کا خیال تھا کہ کانگرس کے پلیٹ فارم پر مقامی لوگ اپنے دل کی بھڑاس نکال لیا کریں گے اور حکومت کے خلاف بغاوت کا خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ اے او ہیوم نے وائسرائے ہند لارڈ ڈفرن کی رہنمائی میں جماعت کے خدوخال متعین کیے اور برصغیر کے سیاسی رہنماؤں سے مشورہ کر کے انگلستان کا دورہ کیا۔ وہاں اس نے سرکردہ انگریزوں مثلاً جان برائٹ، لارڈ ڈلہوزی اور مسٹر ریڈ وغیرہ سے بھی کانگرس کے قیام کے بارے میں رائے لی۔ ہندوستان واپس آ کر اس نے کلکتہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل افراد کا اجلاس 28 دسمبر 1885ء کو کلکتہ میں منعقد کیا۔ اس اجلاس کی صدارت اومیش چندر بینر جی نے کی۔ کانگرس کے اس افتتاحی اجلاس میں شرکا کی کل تعداد 72 تھی، جن میں صرف 2 مسلمان تھے۔

کانگرس کے قیام کے مقاصد:

انڈین نیشنل کانگرس کے قیام کے اغراض و مقاصد درج ذیل تھے:

(i) ملک کو سماجی، سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے ترقی دینا۔
(ii) حکمرانوں کو مقامی لوگوں کے زیادہ قریب لانا۔
(iii) ہندوستان کے تمام عناصر کو ایک وحدت بنانا۔
(iv) ہندوستان میں انگریزوں کا وفادار رہنا۔
(v) لوگوں کی بہتری کے لیے اقدامات کرنا۔
(vi) ہندوستان میں ایک آئینی حکومت قائم کرنا۔

کانگرس کے مختلف ادوار:

1885ء سے لیکر 1947ء میں تقسیم ہند تک کانگرس کی تاریخ کو درج ذیل تین ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(i) اعتدال پسندی کا دور:

کانگرس کا پہلا دور 1885ء سے 1906ء تک جاری رہا۔ اس دور میں جماعت پر اعتدال پسند ہندوؤں مثلاً نوروجی، مہتا، بدرالدین

طیب جی اور گوکھلے جیسے رہنماؤں کا اثر و رسوخ رہا۔ اس دور میں کانگرس کے 21 اجلاس منعقد کیے گئے۔

(ii) انتہا پسندی کا دور:

کانگرس کا دوسرا دور 1906ء سے لے کر 1918ء تک جاری رہا۔ یہ انتہا پسندی کا دور کہلاتا ہے کیونکہ اس میں جماعت پر کنگا تلک، لاجپت رائے، اروندا گھوش اور سر یندرا ناتھ جیسے انتہا پسند ہندو رہنماؤں کا غلبہ رہا۔ یہی وہ دور تھا جس میں مسلمانوں نے کانگرس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

(iii) گاندھی جی کا دور:

کانگرس کا تیسرا دور (1919ء سے 1947ء) گاندھی کا دور کہلاتا ہے کیونکہ اس میں جماعت پر مہاتما گاندھی مکمل طور پر چھائے رہے۔ گاندھی نے سول نافرمانی اور عدم تعاون جیسی تحریکوں کی مدد سے برطانوی سامراج پر کاری ضربیں لگائیں۔ اس پالیسی کے نتیجے میں ہندوستانی انگریزوں سے کئی آئینی مراعات حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ محمد علی جناحؒ نے اسی دور کے آغاز میں کانگرس سے علیحدگی اختیار کر لی اور مسلم لیگ کی قیادت کی۔ اس دور میں کانگرس کو موتی لعل نہرو، راجندر پرشاد، چندر بھوش، جواہر لعل نہرو، ابوالکلام آزاد اور پٹیل جیسے رہنماؤں کی قیادت حاصل رہی۔ بالآخر 1935ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت جب صوبوں میں کانگرسی وزارتیں قائم ہوئیں تو کانگرس کی اسلام دشمنی کھل کر سامنے آگئی۔ پیر پور رپورٹ اور شریف رپورٹ میں ان مسلم کش اقدامات پر روشنی ڈالی گئی۔

سوال: **تحریک دیوبند کا تفصیل سے جائزہ لیجیے۔** (2001ء)

جواب: 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اس کے نصاب میں انگریزی زبان اور جدید علوم کی تعلیم شامل تھی۔ تاہم اسلامی علوم کو ترجیحی مقام حاصل تھا۔ برصغیر کے علمائے کرام علی گڑھ کالج کے نصاب سے اختلاف رائے رکھتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن، حدیث اور فقہ کو نصاب تعلیم میں شامل کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے مولوی فضل الرحمٰن اور مولانا ذوالفقار علی نے 30 مئی 1866ء کو دیوبند کی چھتہ مسجد میں ایک درسگاہ کی بنیاد رکھی جو بعد ازاں ترقی کر کے ملک کی سب سے ممتاز مذہبی درسگاہ بنی اور دارالعلوم دیوبند کہلائی۔

دارالعلوم دیوبند کے نصاب میں حفظ قرآن، دینیات، جغرافیہ، معاشرتی علوم، فقہ اسلامی، عربی ادب، حدیث، منطق، تفسیر، فلسفہ، ریاضی، فارسی ادب شامل تھے۔

قیام کے مقاصد:

دارالعلوم دیوبند کے قیام کے مقاصد درج ذیل تھے:

(1) برصغیر کے مسلمانوں میں اسلامی تعلیم کی اشاعت کرنا۔
(2) مسلمان طلباء میں جذبہ آزادی پیدا کرنا۔
(3) مسلمانوں کو فنی تعلیم مثلاً جلد سازی، خطاطی اور طب سے آراستہ کرنا۔

تحریک دیوبند کے اثرات:

تحریک دیوبند نے ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی تاریخ پر فیصلہ کن اثرات مرتب کئے۔

(1) اسلامی تعلیمات کا فروغ: دارالعلوم دیوبند کا نصاب قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، علم الکلام، عروض، عربی زبان، عربی ادب، فارسی ادب اور تاریخ وغیرہ کئی اسلامی علوم پر مشتمل تھا۔ اس نصاب نے برصغیر میں اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

(2) لادینی نظریات کی روک تھام: تحریک دیوبند درحقیقت اسلامی تعلیمات اور افکار و نظریات کی تحریک تھی۔ دیوبند کے فاضل علماء کرام مثلاً مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا احمد علی لاہوری نے قادیانیوں اور عیسائی پادریوں کے اسلام پر حملوں کا منہ توڑ جواب دیا۔

(3) مذہبی قیادت کی فراہمی: دارالعلوم دیوبند نے انیسویں اور بیسویں صدیوں میں بے شمار جید علماء اور خطیب پیدا کئے۔ جنہوں نے برصغیر میں اسلام کی نظریاتی سرحدوں کا دفاع کیا۔ اس طرح مسلمانوں کو ایک نڈر قیادت فراہم ہوگئی۔ ان علمائے کرام میں مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا محمود

الحسن، مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا عبدالحق حقانی نمایاں تھے۔

(4) جذبہ اخوت کی بیداری: تحریک دیوبند نے برصغیر کے مسلمانوں میں اسلامی اخوت کا جذبہ پیدا کر دیا۔

سوال: ندوۃ العلما لکھنؤ کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟ اس عظیم درسگاہ نے علامہ شبلی نعمانی کی سربراہی میں مسلمانوں کے لیے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب:

ندوۃ العلما لکھنؤ

ندوۃ العلما لکھنؤ کا شمار برصغیر کی ان عظیم درسگاہوں میں کیا جاتا ہے جنہوں نے انیسویں اور بیسویں صدی میں مسلمانوں کو نہ صرف تعلیمی زیور سے آراستہ کیا، بلکہ ان میں سیاسی شعور بھی پیدا کیا۔

ندوۃ العلما کی بنیاد 1898ء میں رکھی گئی۔ اس کے بانی مولوی سید محمد علی کانپوری تھے۔ بعدازاں مولانا شبلی نعمانی بھی تحریک علی گڑھ سے علیحدہ ہو کر 1904ء تک ندوۃ العلماء لکھنؤ سے منسلک ہو گئے۔ اس سے ادارہ کو بہت شہرت ملی۔

ندوۃ العلما کے قیام کے مقاصد:

(1) علمائے اسلام کے باہمی تنازعات کو ختم کرانا۔
(2) علوم دین کی ترقی اور نصاب تعلیم کی اصلاح کرنا۔
(3) برصغیر میں ایک عظیم الشان اسلامی درسگاہ کا قیام۔
(4) فقہی معاملات میں رہنمائی کے لیے محکمہ افتا کا قیام۔
(5) مسلم ملت کی بہتری کے لیے اقدامات۔

ندوۃ العلماء کے لیے مولانا شبلی نعمانی کی خدمات:

مولانا شبلی نعمانی ایک معروف سکالر اور مصنف تھے۔ آپ علی گڑھ کالج سے علیحدگی اختیار کر کے 1904ء میں ندوۃ العلما لکھنؤ سے وابستہ ہو گئے اور 1913ء تک وہاں فقید المثال علمی و ادبی خدمات انجام دیں۔ اسی دوران آپ نے علم الکلام، سوانح مولانا روم الغزالی اور موازنہ انیس و دبیر جیسی معرکتہ الآرا کتب تخلیق کیں۔ علاوہ ازیں مولانا شبلی نے رسالہ "الندوہ" کی ادارت بھی کی اور کئی مقالات قلمبند کیے۔ ادارے کو علامہ شبلی نعمانی کی وابستگی کا سب سے بڑا فائدہ یہ پہنچا کہ ندوۃ کو ایک تحریک کا درجہ مل گیا۔ 1913ء میں علامہ شبلی ندوۃ العلما لکھنؤ سے علیحدہ ہو گئے۔

شیخ محمد اکرام موج کوثر میں رقمطراز ہیں

"ندوہ کو دو سرچشموں سے فیض حاصل ہوا تھا۔ ایک شبلی سے دوسرا مصر سے......ندوہ نے ان دونوں سرچشموں سے فیض حاصل کر کے ایسے علما پیدا کیے جن کی نظر رفتار زمانہ پر رہی۔"

سوال: انجمن حمایت اسلام لاہور نے بالعموم برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں اور بالخصوص لاہور کے مسلمانوں کے لیے کیا تعلیمی، سیاسی اور ثقافتی خدمات انجام دیں؟

جواب:

انجمن حمایت اسلام لاہور

انجمن حمایت اسلام لاہور کی بنیاد 1884ء میں رکھی گئی۔ اس کے پہلے صدر قاضی حمید الدین اور سیکرٹری غلام اللہ قصوری تھے۔ یہ انجمن پنجاب میں مسلمان بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے اور بے سہارا بچوں کو عیسائی مشنریوں اور آریہ سماج جیسی ہندو تنظیموں کی یلغار سے بچانے کے لیے قائم کی گئی۔ لاہور کے مسلمانوں نے اس انجمن کی دل کھول کر مدد کی اور اسے ایک مستحکم ادارہ بنا دیا۔

انجمن کے قیام کے مقاصد:

انجمن کے قیام کے مقاصد درج ذیل تھے:

(1) پنجاب کے مسلمان بچوں کو جدید علوم کی تعلیم دینا۔
(2) عیسائیوں اور ہندوؤں کی مذہبی یلغار کا سدباب کرنا۔
(3) اسلام کے اصولوں کی سچائی ثابت کرنا۔
(4) عیسائی مبلغوں کے پروپیگنڈے کا تحریری اور تقریری جواب دینا۔
(5) مسلمانوں کی تعلیمی، سیاسی، معاشی اور سماجی ترقی کے لیے اقدامات کرنا۔
(6) لاوارث مسلمان بچوں کی پرورش اور تربیت کے لیے اداروں کا قیام۔

پروفیسر احمد سعید نے اپنی کتاب حصول پاکستان میں انجمن کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ

''انجمن کے کارکن مسلمان گھروں میں برتن رکھ آتے تھے جن میں عورتیں روٹی پکاتے وقت مٹھی بھر آٹا روزانہ ڈال دیتی تھیں۔ مقررہ مدت کے بعد جمع شدہ آٹا فروخت کر کے اس کی آمدن انجمن کے کاموں پر استعمال کی جاتی تھی۔ پہلے سال انجمن کی آمدن 784 روپے اور خرچ 344 روپے تھا''

انجمن حمایت اسلام لاہور کی خدمات:

انجمن حمایت اسلام لاہور نے مسلمانوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے بے شمار تعلیمی ادارے قائم کیے۔ سب سے پہلے 1886ء میں مدرستہ المسلمین قائم کیا گیا۔ تین سال بعد اس کو ہائی سکول کا درجہ دے دیا گیا اور 1892ء میں اسے کالج بنا دیا گیا۔ اس کالج کا افتتاح اسلامیہ کالج کے نام سے 1892ء میں کیا گیا۔ پہلے سال کالج میں صرف گیارہ طالب علم تھے۔ اس وقت یہ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ کی عمارت میں واقع تھا۔ 1907ء میں اسلامیہ کالج کو ریلوے روڈ پر واقع نئی عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔ بعد ازاں 1939ء میں کوپر روڈ پر خواتین کے لیے ایک ڈگری کالج قائم کیا گیا۔ اسی طرح انجمن نے ایک دارالامان، ایک لاء کالج، ایک کتب خانہ، ایک پرنٹنگ پریس اور کئی دینی مدرسے قائم کیے۔

تعلیمی ادارے قائم کرنے کے ساتھ ساتھ انجمن نے اغلاط سے پاک ایک قرآن مجید شائع کیا اور اداروں میں قرآن پاک کی تعلیم کا اہتمام کیا۔ سیاسی میدان میں بھی انجمن حمایت اسلام لاہور نے مسلمانوں کے لیے بے شمار خدمات انجام دیں۔ انجمن نے اپنے سالانہ جلسوں میں ملک کے نامور مسلمان قائدین کی صدارت کروائی۔ ان میں سرسید احمد خان، الطاف حسین حالیؔ، نواب محسن الملک، سر شفیع، علامہ اقبالؒ اور شیخ عبدالقادرؒ شامل تھے۔ مارچ 1940ء میں اسلامیہ کالج کے طلباء نے قائداعظمؒ کو جلوس کی شکل میں منٹو پارک تک پہنچایا اور جلسے کا انتظام کرنے میں پیش پیش رہے۔

سوال: سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن

جسٹس امیر علی ایک نامور مسلم ماہر قانون اور مصنف تھے۔ انہوں نے نہ صرف ''دی سپرٹ آف اسلام'' اور ''دی محمڈن لا'' جیسی شہرہ آفاق کتب تحریر کیں بلکہ 1877ء میں نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جس کا مقصد مسلمانوں کے سیاسی مفادات کا تحفظ کرنا تھا۔ تھوڑے ہی عرصے میں اس ایسوسی ایشن کی 34 شاخیں ملک کے تمام بڑے شہروں میں کھول دی گئیں۔

ایسوسی ایشن کے مقاصد:

سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کے مقاصد درج ذیل تھے:

(1) برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی تربیت کرنا۔
(2) مسلمانوں کے سیاسی، مذہبی اور معاشی مفادات کا تحفظ کرنا۔
(3) تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں میں خوشگوار تعلقات کو فروغ دینا۔

سید امیر علی کے نزدیک اس تنظیم کے قیام کا ایک اہم مقصد ملک میں متوقع آئینی تبدیلیوں کے لیے عوام کو تیار کرنا تھا۔

حصہ معروضی

❑ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے۔

-1 دیانند سرسوتی نے 1875ء میں کس متعصب ہندو تنظیم کی بنیاد رکھی؟
(الف) آریہ سماج ✓ (ب) دیو سماج (ج) برہمو سماج (د) پرارتھنا سماج

-2 دارالعلوم دیوبند کی بنیاد کس نے رکھی؟
(الف) مولانا قاسم نانوتوی (ب) شبیر احمد عثمانی (ج) مولانا محمود الحسن (د) مولانا فضل الرحمٰن ✓

-3 رام موہن رائے نے کس ہندو تنظیم کی بنیاد رکھی؟
(الف) آریہ سماج (ب) برہمو سماج ✓ (ج) پرارتھنا سماج (د) دیو سماج

-4 برہمو سماج ایک متعصب ہندو تنظیم تھی۔ اس کی بنیاد کس سن میں رکھی گئی؟
(الف) **1830ء** ✓ (ب) 1782ء (ج) 1788ء (د) 1792ء

-5 انیسویں صدی میں ایک انگریزی رسالہ انڈین مررز نکالا گیا۔ بتایئے اس رسالے کا تعلق کس متعصب ہندو تحریک سے تھا؟
(الف) دیو سماج (ب) آریہ سماج (ج) پرارتھنا سماج (د) برہمو سماج ✓

-6 پرارتھنا سماج ایک متعصب ہندو تحریک تھی جو کہ برہمو سماج کے خطوط پر چلائی گئی۔ اس کا سربراہ ڈاکٹر آتمارام پانڈورنگ تھا۔ بتایئے یہ تحریک کن علاقوں میں شروع کی گئی؟
(الف) بنگال......کلکتہ (ب) یوپی......لکھنؤ (ج) مہاراشٹر......بمبئی ✓ (د) پنجاب......لاہور

-7 تھیوسوفیکل سوسائٹی کی بنیاد 1875ء میں رکھی گئی۔ سوسائٹی کی بنیاد کس ملک میں رکھی گئی؟
(الف) جرمنی (ب) انگلستان (ج) ہندوستان (د) امریکہ ✓

-8 بتایئے مادام ہیلینا بلاسکی اور ہنری سٹیل الکاٹ کس تحریک کے بانی تھے؟
(الف) برہمو سماج (ب) تھیوسوفیکل سوسائٹی ✓ (ج) پرارتھنا سماج (د) آریہ سماج

-9 آریہ سماج تحریک کا بانی دیانند سرسوتی تھا۔ اس نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ کا پہلا حصہ کس سن میں لکھا؟
(الف) 1853ء (ب) 1863ء (ج) **1873ء** ✓ (د) 1883ء

-10 بتایئے تھیوسوفیکل سوسائٹی کے بانی ہیلینا بلاسکی اور ہنری سٹیل الکاٹ کس سن میں امریکہ سے بھارت آئے؟
(الف) **1879ء** ✓ (ب) 1883ء (ج) 1885ء (د) 1897ء

-11 کس سن میں مسز اینی بیسنٹ نے تھیوسوفیکل سوسائٹی میں شمولیت اختیار کی؟
(الف) 1883ء (ب) 1886ء (ج) **1889ء** ✓ (د) 1893ء

-12 برہمو سماج کے بانی راجہ رام موہن رائے نے کس سن میں وفات پائی؟
(الف) 1820ء (ب) 1823ء (ج) 1830ء (د) **1833ء** ✓

-13 پرارتھنا سماج نامی ہندو تحریک کا پہلا سربراہ کون تھا؟
(الف) راجہ رام موہن (ب) ڈاکٹر آتمارام ✓ (ج) دیانند سرسوتی (د) رابندر ناتھ ٹیگور

-14 بتایئے اے او ہیوم نے انڈین نیشنل کانگرس کی بنیاد کس سن میں رکھی؟
(الف) **1885ء** ✓ (ب) 1886ء (ج) 1887ء (د) 1888ء

-15 انڈین نیشنل کانگرس کا پہلا اجلاس بمبئی میں منعقد کیا گیا جس کی صدارت بینر جی نے کی۔ بتایئے اس کے دوسرے سالانہ اجلاس منعقدہ کلکتہ 1886ء کی صدارت کس نے کی؟

(الف) سرمہتا (ب) دادا بھائی نوروجی ✓ (ج) جی یول (د) آرسی دت

16- راجہ رام موہن رائے نے 1830ء میں برہموسماج کی بنیاد رکھی۔ بتائیے ان کا تعلق کس علاقے سے تھا؟

(الف) مہاراشٹر (ب) پنجاب (ج) کشمیر (د) بنگال ✓

17- دبندرا ناتھ ٹیگور کا تعلق کس ہندو تنظیم سے تھا؟

(الف) دیوسماج (ب) پرارتھنا سماج (ج) برہموسماج ✓ (د) آریہ سماج

18- بدرالدین طیب جی نے کس شہر میں 1887ء میں کانگرس کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی؟

(الف) مدراس ✓ (ب) کلکتہ (ج) بمبئی (د) دہلی

19- سرسید احمد خان کا انڈین نیشنل کانگرس کے ساتھ کیا رویہ تھا؟

(الف) وہ اس میں شامل ہوگئے (ب) انہوں نے اس کی حمایت کی (ج) انہوں نے اس کی مخالفت کی ✓ (د) انہوں نے مسلم لیگ کی بنیاد رکھی

20- دارالعلوم دیوبند کا افتتاح کس تاریخ کو ہوا؟

(الف) 30 اپریل 1867ء (ب) 30 مئی 1867ء ✓ (ج) 30 جون 1867ء (د) 30 جولائی 1867ء

21- مولوی سید محمد علی کانپوری نے کس اسلامی ادارے کی بنیاد رکھی؟

(الف) دارالعلوم دیوبند (ب) جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی (ج) انجمن حمایت اسلام لاہور (د) ندوۃ العلماء لکھنؤ ✓

22- مولانا شبلی نعمانی کتنے عرصے تک ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ساتھ منسلک رہے؟

(الف) 1903ء تا 1913ء (ب) 1904ء تا 1913ء ✓ (ج) 1905ء تا 1913ء (د) 1906ء تا 1913ء

23- مولانا شبلی کی ندوۃ العلماء لکھنؤ سے علیحدگی کی وجہ کیا تھی؟

(الف) خرابی صحت (ب) نواب حیدر آباد سے اختلافات (ج) گورنر یو پی کے مداخلت (د) مولوی عبدالکریم کو معطل کرنے پر عوامی مخالفت ✓

24- انجمن حمایت اسلام لاہور کے پہلے صدر قاضی خلیفہ حمید الدین تھے۔ بتائیے کہ اس انجمن کی بنیاد کس سن میں رکھی گئی؟

(الف) ستمبر 1884ء ✓ (ب) اکتوبر 1884ء (ج) نومبر 1884ء (د) دسمبر 1884ء

25- سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کے بانی کا نام بتائیے:

(الف) سرسید احمد خاں (ب) نواب محسن الملک (ج) سید امیر علی ✓ (د) مولانا شبلی نعمانی

26- درج ذیل تصانیف میں سے کس کا تعلق سید امیر علی سے ہے؟

(الف) رسالہ اسباب بغاوت ہند (ب) سیرت النبی ﷺ (ج) سپرٹ آف اسلام ✓ (د) آثار الصنادید

27- سید امیر علی ایک نامور مسلمان ماہر قانون اور مصنف تھے۔ وہ 6 اپریل 1849ء کو ضلع ہگلی میں پیدا ہوئے۔ کس سن میں انہوں نے وفات پائی؟

(الف) 1820ء (ب) 1828ء ✓ (ج) 1830ء (د) 1838ء

28- انڈین نیشنل کانگرس کی بنیاد کس نے رکھی؟

(الف) گاندھی (ب) نہرو (ج) اے او ہیوم ✓ (د) لاجپت رائے

29- برہموسماج کی بنیاد کس نے رکھی؟

(الف) دیانند سرسوتی (ب) موتی لال نہرو (ج) اے او ہیوم (د) راجہ رام موہن رائے ✓

-30 ندوۃ العلماء کے بانی کا نام تھا؟
(الف) سرسید (ب) قاسم نانوتوی (ج) **محمد علی کانپوری ✓** (د) شبلی نعمانی

-31 انجمن حمائیت اسلام کب قائم ہوئی؟
(الف) 1880ء (ب) 1882ء (ج) **1884ء ✓** (د) 1881ء

-32 آریا سماج کا بانی کون تھا؟
(الف) **مولاشنکر ✓** (ب) گاندھی (ج) ڈاکٹر آتمارام (د) راجہ موہن رائے

-33 ندوۃ العلما کب قائم ہوا؟
(الف) 1892ء (ب) **1894ء ✓** (ج) 1893ء (د) 1890ء

-34 دیوبند کے علما کا کون سا گروپ قائداعظم کا مخالف تھا؟
(الف) تھانوی گروپ (ب) محمود الحسن گروپ (ج) **مدنی گروپ ✓** (د) نانوتوی گروپ

-35 نہرو کمیٹی میں کتنے مسلمان ارکان تھے؟
(الف) **2 ✓** (ب) 1 (ج) 3 (د) 4

-36 اردو ہندی تنازعہ کب شروع ہوا؟
(الف) 1890ء (ب) **1867ء ✓** (ج) 1880ء (د) 1895ء

-37 مسلمانوں کو کانگریس سے الگ رہنے کی تلقین کس نے کی؟
(الف) قائداعظم (ب) علامہ اقبال (ج) **سرسید احمد خان ✓** (د) سر ظفر اللہ

❑ **مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔**

سوال1: آریہ سماج تحریک کے بانی دیانند سرسوتی کے بارے میں مختصراً تحریر کیجیے۔
جواب: دیانند سرسوتی کا اصل نام مولاشنکر تھا۔ اس نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔ اس نے بت پرستی کی مخالفت کی اور ویدوں کے علم کو عام کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ 1873ء میں اس نے ستیارتھ پرکاش نامی کتاب لکھی۔ بعدازاں اس نے شدھی نامی تحریک کی بنیاد ڈالی جس کا مقصد مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانا تھا۔

سوال2: شدھی تحریک کیا تھی؟ اس کے مقاصد کیا تھے؟
جواب: شدھی تحریک کی بنیاد آریہ سماج کے بانی نے رکھی۔ اس کا مقصد ہندوستان کے مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانا تھا۔ کمزور مسلمان کو پنج رتن کھلا کر ہندو بنالیا جاتا تھا۔

سوال3: راجہ رام موہن رائے کی قائم کردہ تنظیم پر روشنی ڈالیے۔
جواب: راجہ رام موہن رائے نے ہندو مذہبی تحریک برہمو سماج کی بنیاد رکھی۔ اس تنظیم نے خدا کی توحید پر زور دیا اور بت پرستی کی مخالفت کی۔

سوال4: مسز اینی بیسنٹ نے کس تحریک میں شمولیت اختیار کی اور کیا کردار ادا کیا؟
جواب: مسز اینی بیسنٹ نے 1893ء میں ہندوستان آ کر تھیوسوفیکل سوسائٹی میں شمولیت اختیار کی اور ملک بھر میں اس کی سینکڑوں شاخیں قائم کیں۔ اس نے بنارس میں سنٹرل ہندو سکول قائم کیا جس کو 1916ء میں بنارس یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔

سوال5: تھیوسوفیکل سوسائٹی پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
جواب: ہیلینا بلاسکی اور ہنری سٹیل الکاٹ نے 1875ء میں امریکہ میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ بعدازاں وہ 1882ء میں ہندوستان آ گئے۔ مسز اینی بیسنٹ نے 1889ء میں اس میں شمولیت اختیار کی۔

سوال6: دارالعلوم دیوبند کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟
جواب: دارالعلوم دیوبند کا مقصد قرآن و حدیث کی تعلیمات کو فروغ دینا تھا۔ اس کے نصاب میں قرآن پاک کی تعلیم، صحاح ستہ، تاریخ اور عربی ادب کو اولیت حاصل تھی۔

www.downloadclassnotes.com

سوال7: ندوۃ العلماء لکھنؤ نے کیا مقاصد حاصل کیے؟

جواب: ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مقاصد میں مسلمانوں کی ترقی، علماء کے باہمی اختلافات کا خاتمہ اور علوم دین کی اشاعت نمایاں تھے۔

سوال8: مولانا شبلی نعمانی کی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

جواب: مولانا شبلی نعمانی ایک جلیل القدر عالم اور مصنف تھے۔ انہوں نے نہ صرف علی گڑھ کالج اور ندوۃ العلماء لکھنؤ میں عربی کی تدریس کی۔ کئی کتابیں مثلاً سیرت النبیؐ، الفاروق، الغزالی، شعر العجم اور سوانح مولانا روم لکھیں۔

سوال9: انجمن حمایت اسلام کس سن میں قائم کی گئی؟

جواب: 1884ء۔

سوال10: انجمن حمایت اسلام کے پہلے صدر کون تھے؟

جواب: خلیفہ حمید الدین۔

سوال11: مولانا شبلی نعمانی کتنا عرصہ ندوۃ العلماء لکھنؤ سے وابستہ رہے؟

جواب: مولانا شبلی نعمانی 1904ء سے 1913ء تک 9 سال تک ندوہ سے منسلک رہے۔

سوال12: مولانا شبلی نعمانی کی پانچ تصانیف کے نام لکھیے۔

جواب: (1) سیرت النبی ﷺ (2) الغزالی (3) الفاروق (4) سوانح مولانا روم (5) شعر العجم

سوال13: مولانا شبلی نعمانی نے کس سن عیسوی میں وفات پائی؟

جواب: 1914ء۔

سوال14: دارالعلوم دیوبند کے بانی کا نام تحریر کیجیے۔

جواب: مولوی فضل الرحمان۔

سوال15: انڈین نیشنل کانگرس کے بانی کا نام لکھیے۔

جواب: اے او ہیوم۔

سوال16: انڈین نیشنل کانگرس کے دوسرے اجلاس (1886ء) منعقدہ کلکتہ میں 440 مندوبین میں سے کتنے مسلمان تھے؟

جواب: 33 مسلمان تھے۔

سوال17: انڈین نیشنل کانگرس کے مدراس میں 1894ء میں منعقدہ دسویں سالانہ اجلاس میں مندوبین کی کل تعداد کیا تھی؟

جواب: مندوبین کی کل تعداد 1163 تھی۔

سوال18: ہندی اُردو تنازعہ کا آغاز بنارس کے ہندوؤں نے کس سن میں کیا؟

جواب: 1867ء میں تنازعہ کی ابتدا بنارس کے ہندو رہنماؤں نے کی۔

سوال19: دارالعلوم دیوبند کی بنیاد 1867ء میں ایک مسجد میں رکھی گئی۔ اس مسجد کا نام کیا تھا؟

جواب: دیوبند کی بنیاد چھتہ مسجد میں رکھی گئی۔

سوال20: دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا فضل الرحمٰن کا مولانا شبیر احمد عثمانی سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: مولوی فضل الرحمٰن، مولانا شبیر احمد عثمانی کے والد گرامی تھے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی۔

سوال21: مسلمانوں کی پہلی سیاسی تنظیم کی بنیاد کس شخصیت نے کس سن میں رکھی؟

جواب: مسلمانوں کی پہلی سیاسی تنظیم سنٹر محمڈن ایسوسی ایشن جسٹس سید امیر علی نے 1877ء میں قائم کی۔

سوال22: ندوۃ العلماء کو کس شخصیت کی وجہ سے شہرت ملی؟

جواب: 1898ء میں ندوۃ العلماء کا افتتاح ہوا جہاں بہت سے امراء نے اس کے لیے اپنی جائیدادیں وقف کیں مگر 1904ء میں شبلی ندوۃ العلماء سے منسلک ہوئے تو ندوۃ کو بہت ترقی اور شہرت حاصل ہوئی۔

سوال23: دارالعلوم دیوبند کے پہلے طالب علم کون تھے؟

جواب: پہلے طالب علم جو دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے وہ مولانا محمود الحسن صاحب تھے۔

سوال24: ہندوستان کے مسلمانوں نے 1886ء میں کون سی تنظیم قائم کی؟

جواب: محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس۔